میں پیش کئے جارہے ہیں۔

چیف ایڈیٹر
پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

حواشی وحوالہ جات:

۱۔ ''بنیادی حقوق'' محمد صلاح الدین، ادارۂ ترجمان القرآن، لاہور، ۱۹۷۷ء، ص ۳۱

۲۔ ''أسس الفقهاء''، قاسم بن عبداللہ امیر علی القونوی، سعودی عرب، ۱۹۸۶ء، ص ۲۱۶

۳۔ جہانگیر قرآنی اشاریہ، سرور حسین خان، مکتبہ اشاعت تعلیم القرآن، ۱۹۹۲ء، ص ۳۲۵

۴۔ تنظیم حسین، قصص الانبیاء، (تلخیص قصص القرآن، حفظ الرحمن سیوہاروی) ضیاء برادرز بک سینٹر، گلشن اقبال کراچی، ۱۹۹۶ء، ص ۱۱۷

۵۔ شبلی نعمانی، سیرت النبی ﷺ، مکتبہ مدینہ، لاہور، ۱۴۰۸ء، ج ۱، ص ۱۱۶

۶۔ عمر فرّوخ، تاریخ الجاهلیۃ دار العلم بیروت ۱۹۹۶ء، ص ۱۳۲

۷۔ سید جلال الدین العمری ''عورت اسلامی معاشرہ میں'' ۱۹۶۲ء، لاہور، ص ۴۰

۸۔ سورہ نحل، آیت ۹۷

۹۔ سورۂ الحجرات، آیت ۳۵

۱۰۔ سورۂ آل عمران، آیت ۱۹۵

۱۱۔ سورۂ التوبہ، آیت ۱۲۲

۱۲۔ سورۂ التحریم، آیت ۵

۱۳۔ سید جلال الدین العمری، ''عورت اسلامی معاشرہ میں'' ۱۹۶۲ء، لاہور، ص ۶۳

۱۴۔ سورۂ التوبہ، آیت ۶۷

۱۵۔ سورۂ التوبہ، آیت ۷۱

۱۶۔ سورۃ المومن، آیت ۴۰

۱۷۔ سورۃ النساء، آیت ۳۲

۱۸۔ سورۃ النساء، آیت ۳۲

۱۹۔ سورۃ النساء، آیت ۱۲۴

۲۰۔ صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ

۲۱۔ سنن نسائی، کتاب النکاح

۲۲۔ صحیح مسلم کتاب البر والصلہ

۲۳۔ سنن نسائی کتاب النکاح

۲۴۔ سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح
۲۵۔ صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب الوصاۃ بالنساء، ابن ماجہ، باب ذکر وفاته و دفنه ﷺ
۲۶۔ مستدرک حاکم ج ۴، ص ۱۷۷، ور رواه الترمذی غیر قوله و بابان معجلان الخ
۲۷۔ سنن نسائی کتاب عشرۃ النساء، باب حب النساء
۲۸۔ ابن ہشام، السیرۃ النبویہ ج/۲، ص/۲۰۴، الهیشمی، مجمع الزوائد، ۳/۲۶۸
۲۹۔ سورہ الحجرات، آیت ۱۳
۳۰۔ سورہ آل عمران، آیت ۱۹۵
۳۱۔ ''بنیادی حقوق'' محمد صلاح الدین، ادارۂ ترجمان القرآن، لاہور، ۱۹۷۷ء، ص ۳۱
۳۲۔ "اسس الفقها" قاسم بن عبداللہ امیر علی القونوی، سعودی عرب، ۱۹۸۶ء، ص ۲۱۶
۳۳۔ جہانگیری قرآنی اشاریہ، سرور حسین خان، مکتبہ اشاعت تعلیم القرآن، ۱۹۹۲ء، ص ۳۲۵
۳۴۔ سعید محمد، دراسة مقارنة حول الاعلان العالمی لحقوق الانسان، مطبوعه بیروت، ۱۴۰۶ھ، ص ۱۰
۳۵۔ محمد صلاح الدین، بنیادی حقوق ادارہ ترجمان القرآن، ۱۹۷۸ء، ص ۴۲
36- Jennig sir Jvar, the lawand the constitution london, 1967, p-312
37- Laski, Harold J.Parliamentary govt. in England. p-71
۳۸۔ فرحت عظیم، پروفیسر ڈاکٹر خواتین کے حقوق ناشر مکتبہ یادگار شیخ الاسلام، پاکستان علامہ شبیر احمد عثمانی، جون ۲۰۰۵ء، ص ۱۸۹
39- Curtis, Michacl. comparative govt. Newyork, 1990, p-117
40- Laski Harold, J. the observences of Federatis, Londan 1993, P-367
41- Curtis, Comparative Govt, Newyourk, 1990, P-399-402
42- O.P. Goyal, Comparative govt, New Delhi, 1985, p-415
اعظم چودھری، ڈاکٹر جدید حکومتیں، مطبوعہ اردو بازار، کراچی، ۲۰۰۱ء، ص ۳۹۹
۴۳۔ شمس تبریز خان، مسلم پرسنل لاء، مجلس تحقیقات ونشریات اسلام، لکھنو، ۱۹۸۸ء، ص ۱۸۸
44- Encyclopedia of Relegion and Ethics. vol-v, p-271
اور تھروید کانڈ (۱) سوکت ۱۷ منتر (۱) منو ۹/۱۸، منوسمرتی ۱/۱۷
۴۵۔ محمد بن اسماعیل، عودة الحجاب، ص۵۲، مصطفی سباعی، المرأة بين الفقه والقانون المكتب الاسلامی بیروت، ۱۴۰۴ھ، ص ۲۰

✿

Syed Qaim Ali Shah

CHIEF MINISTER SINDH

MESSAGE

SYED QAIM ALI SHAH
Chief Minister, Sindh.

******

The strength of any country is when its masses are sound and knowledgeable in every subject, but when it comes to religious knowledge it can sweep number of evils from the society.

I congratulate ***Anjuman Asatiza Uloom-e-Islamia Sind*** and organizer Dr. Salalhud Din Sani for organizing the 5th SEERAT UN NABI conference 2013 on ''***Status of women's Right & Duties in the light of SEERAT E Tayyebah***'' which can bring a host of scholars under one umbrella, where they can share handy and valuable information to the people of various cultures.

I am sure that this conference can rise to the people of Sindh from the deep slumber of ignorance.

My hearties wishes shall always be with them.

******

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

DR. FEHMIDA MIRZA
SPEAKER

پیغام

مجھے یہ جان کر بڑی مسرت ہوئی ہے کہ انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی کے زیر اہتمام پانچویں سالانہ صوبائی سیرت النبی ﷺ کانفرنس ۲۰۱۲ء بعنوان: "خواتین کا مقام اور ان کے حقوق و فرائض سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں" منعقد ہو رہی ہے۔

اسلام کی آمد سے قبل عورتوں کے ساتھ معاشرے کا ظالمانہ، سفاکانہ اور سنگدلانہ رویہ تھا۔ اس معاشرے میں لڑکیوں کی پیدائش منحوس اور معیوب سمجھی جاتی تھی۔ انہیں کبھی کبھی زندہ دفن کر دیا جاتا تھا اور انہیں دنیا میں کسی قسم کا حق حاصل نہیں تھا۔ انہیں پوری دنیا کے لیے شرمندگی کا باعث سمجھا جاتا تھا۔ اسلام نے اولاد کو لڑکے ہوں یا لڑکیاں عزت کی نگاہ سے دیکھنے کی تاکید کی ہے۔ انہیں زیور تعلیم سے آراستہ کرنے کی ترغیب دی ہے۔

بلاشبہ آج عالم اسلام میں اہل علم و دانش کی کمی نہیں، لیکن ایسی ہستیاں یقیناً کامیاب ہیں جو اپنے علم کے ساتھ ساتھ ایسے کردار کی بھی حامل ہوں، جو دوسروں کے لئے قابل تقلید ہوں یہ صفت صرف اسوۂ رسول اللہ ﷺ کی پیروی ہی سے پیدا ہو سکتی ہے۔ آج ہمارے معاشرہ میں باہمی اتحاد و محبت اور خواتین کے حقوق کی ادائیگی میں جو کمی ہے اور جس کی وجہ سے معاشرتی بگاڑ پیدا ہو رہا ہے، اس کی اصلاح کے لئے یہ سیرت کانفرنس یقیناً اندھیری رات میں چراغ کا کام دے گی۔

صدر انجمن پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی ورابطہ کمیٹی اور رکن اسلامی نظریاتی کونسل پروفیسر ڈاکٹر محمد مشتاق کلوٹا و جملہ اساتذہ اور طلباء و طالبات کو اس اہم کانفرنس کے انعقاد اور ملک بھر کے علماء و مشائخ کو اکٹھا کرنے پر دلی مبارکباد دیتا ہوں، اور کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعا گو ہوں۔

Fehmida Mirza

ڈاکٹر فہمیدہ مرزا

Ph : 021-99211948
021-99211956
Fax : 021-99211338

Pir Mazhar-ul-Haq

**SENIOR MINISTER
EDUCATION & LITERACY
GOVERNMENT OF SINDH**

<u>Message for the 5th Annual Provincial Seeratun Nabi (صلی اللہ علیہ وسلم) Conference 2013 held by Anjuman Aasatizah Ullom-e-Islamia on</u>

<u>"Status of women's Right & Duties in the light of SEERAT E Tayyebah"</u>

The life & Seerat of the Holy Prophet (صلی اللہ علیہ وسلم) is a beacon light for humanity. Our salvation in this world and hereafter lies in following the teaching of the Holy Prophet (صلی اللہ علیہ وسلم).

A woman in many societies is still regarded as a second-class citizen and deprived of numerous fundamental rights enjoyed by the male population. The West has often deemed Islamic women to be backward in a male-dominated world. Quite the opposite, Islam appeared to be the very first religion officially to grant the women a status rarely ever known before. The Holy Quran, the sacred scripture of Islam, incorporates countless teachings, which apply equally to men and women alike. The moral, spiritual as well as economic equality of men and women as propagated by Islam is unquestionable.

I am pleased to learn that ***Anjuman Aasatizah Ullom-e-Islamia Sind*** is organizing the ***5th Annual Provincial Seeratun Nabi (صلی اللہ علیہ وسلم) Conference 2013 on "Status of women's Right & Duties in the light of SEERAT E Tayyebah"***. Researchers, Scholars & Large number of Teachers & Intellectuals will participate throughout the province. I wish to compliment the Anjuman and All those who made the holding of this conference possible. I also wish to welcome all the participants who come from different areas of Province Sind.

Pir Mazhar-ul-Haq

Senator
Muhammad Yousuf Baloch
Chairman

ENATE OF PAKISTAN
Standing Committee on
Petroleum & Natural Resources

پیغام

انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی کے زیر اہتمام پانچویں سالانہ صوبائی سیرت النبی ﷺ کانفرنس ۲۰۱۲ء بعنوان: ''خواتین کا مقام اور ان کے حقوق و فرائض سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں'' منعقد ہو رہی ہے۔

مجھے یہ جان کر مسرت ہوئی ہے کہ انجمن اساتذہ کالجز کراچی سیرت النبی ﷺ کانفرنس کا اہتمام کر رہی ہے۔ جنوب مشرقی ایشیاء کے مسلمانوں کی تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ یہاں کے اہل علم نے تبلیغ دین کے ساتھ ان علاقوں کی اخلاقی، سماجی اور سیاسی زندگی میں بھی انقلابی کردار ادا کیا ہے، بالخصوص خواتین کے حوالہ سے یہ اور بات ہے کہ ہندو کلچر بھی ہم پر اثر انداز ہوا ہے، جس کا ازالہ سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں ہونا چاہئے۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی سیرت طیبہ سے سرشار ہو کر مسلمانوں نے اصلاح معاشرہ کی بنیاد اتحاد و محبت پر رکھ کر نہ صرف برصغیر کے عوام کو اسلام کی صحیح تعلیمات سے آگاہ کیا، بلکہ مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے مابین ضبط وتحمل، تسامح و رواداری اور باہمی تعاون و اتحاد کی فضا پیدا کرنے کے لئے بھی کام کیا، تا کہ اللہ کی مخلوق صحیح معنی میں ''خدائی کنبہ'' بن سکے۔

میں انجمن اساتذہ کالجز کے ارباب حل وعقد کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے معاشرے میں بھائی چارے کے پاکیزہ جذبات کو پیدا کرنے کے لئے صوبہ سیرت طیبہ ﷺ کے انعقاد کا اہتمام کیا، میری دعا ہے کہ انجمن اساتذہ کالجز کے اصحاب علم ایک نئے ولولے اور عزم کے ساتھ ایک مثبت، مربوط اور سنجیدہ پروگرام وضع کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے تشدد، فرقہ واریت اور خواتین کی حق تلفی سے دور رہ کر معاشرے کو خدا پرستی اور انسان دوستی کا درس دیتے رہیں گے۔

(Senator Muhammad Yousuf Baloch)

Saeed Ghani
Chairman
Senate Functional Committee on
Government Assurances
Phone: 051 - 9208371
Cell: 0300 - 9228120

SENATE SECRETARIAT

Islamabad, P.C. 44000

The ....

پیغام

انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی کے زیر اہتمام پانچویں سالانہ صوبائی سیرت النبی ﷺ کانفرنس ۲۰۱۳ء بعنوان: "خواتین کا مقام اور ان کے حقوق و فرائض سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں" منعقد ہو رہی ہے۔

صوبائی سیرت النبی ﷺ کانفرنس کا انعقاد میرے لئے انتہائی مسرت کا باعث ہے۔ اگرچہ اس نوع کی کانفرنسز کا انعقاد ہر سال سرکاری سطح پر بھی کیا جاتا ہے، لیکن انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی کی وساطت سے صوبہ بھر کے جید اساتذہ و علماء و مشائخ کے مابین براہ راست گفت و شنید کے لئے پلیٹ فارم مہیا کرنا موثر ترین عمل ہے۔

میری رائے میں علوم اسلامی سے متعلق محققین اور دانشور تعلیمی اداروں کے توسط سے بہتر اور موثر انداز میں اپنے افکار و خیالات کی ترویج کا فریضہ انجام دے سکتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مکالمہ اور سیرت طیبہ ﷺ کے پیغام کو عصری تقاضوں کے عین مطابق ترتیب دیا جائے تا کہ علوم قدیم و جدید کے طالبان علم اس سے بھرپور انداز میں استفادہ کر سکیں۔

یقین کامل ہے کہ یہ کانفرنس رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات و افکار کی ترویج کے ضمن میں ایک شاندار سنگ میل ثابت ہوگی۔ انجمن اساتذہ کالجز کے مستند اساتذہ گزشتہ کانفرنس کی طرح اس مرتبہ بھی اپنے مقاصد میں کامیابی سے ہمکنار ہوں گے، اور مجوزہ کانفرنس صوبہ کی فکری و علمی رہنمائی کی جانب ایک اہم پیش رفت ثابت ہوگی۔

میں اس کانفرنس کے بروقت انعقاد پر صدر انجمن جناب ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صاحب رکن اسلامی نظریاتی کونسل، پروفیسر ڈاکٹر محمد مشتاق کلوٹا اور رابطہ کمیٹی کے اساتذہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ان کی مساعی جمیلہ کی کامیابی کیلئے دعا گو ہوں۔

(SAEED GHANI)

SEHAR KAMRAN (TI)
Senator
Cell: 0306-2925507
Tel. (Off) 051-9207920

SENATE SECRETARIAT

Islamabad, P.C. 44000

The ....

پیغام

اساتذہ کا اسلوب فکر علمی اور نافع ہوتا ہے۔ تعلیم کا منہاج مقصود تحقیق ہوتی ہے۔ متعدد اور مختلف میدان ہائے علم و حکمت میں یہ انداز فکر و تحقیق ثبات و قرار کے ساتھ پیش و قیمتی لازماً نتیجہ خیز ہوتی ہیں اور دوررس نتائج کا عنوان بنتی ہے۔ تعمیر اذہان اور آبیاری فکر و ضمیر کے لئے اساتذہ کو پورے تسلسل کے ساتھ صراط مستقیم کی برکات کا حامل بننا ایک فریضۂ اساسی ہے اور ذمہ داری کلی ہے اور اس سے عہدہ برآ ہونا حفاظت ضمیر اور استقامت فکر و نظر سے عبارت ہوتا ہے۔

انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کراچی نے ایک کانفرنس کے انعقاد کا اعلان کیا ہے یہ عہدیداران کے عزائم بلند کا اظہار ہے "ایک روزہ صوبائی سیرت النبی ﷺ کانفرنس" کے انعقاد سے اس کا اظہار ہوگا۔ اس سیرت کانفرنس کا مقصود "گفتار کے غازیوں کو کردار کا غازی بنانا ہے اور تعلیمات نبوی ﷺ کے حوالے سے علم، معاشرت اور سیاست اور خواتین کے جملہ حقوق و فرائض پر گفتگو کرنا ہے۔

مجھے اس سے یقیناً مسرت حاصل ہوئی ہے کہ انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کراچی غازیوں کا کام کر رہی ہے، معاشرہ کی بے راہ رویاں آپ ﷺ کے اخلاق سے دور کر رہی ہے، خواتین کی محرومیاں اپنی جگہ المناک اور دردناک ہیں۔ اس پر مستزاد سیاست نے پاکستان میں بہ حیثیت مجموعی ایک ایسے کردار و عمل کا مظاہرہ کیا ہے جس نے پاکستان کے خلاف اسلام دشمنوں کے لئے عالمی نفرتوں کا سامان کر دیا ہے۔ ریاست اسلامی پاکستان میں اس سیاست سیہ کو تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں صراط مستقیم دینا اور اسے دیانت و صداقت کے دوائر میں لانا پاکستان کی اشد ضرورت ہے۔ مجھے اس سے یقیناً اطمینان ہوگا کہ یہ سیرت کانفرنس بعنوان "خواتین کے جملہ حقوق و فرائض اور ان کے مقام کو سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں" اپنی توجہات مرکوز بنائے گی۔

(MRS. SEHAR KAMRAN)
SENATOR

Ph. Off : 99260202
Fax : 99260201

Board of Intermediate Education Karachi

KARACHI - 74700

Anwar Ahmed Zai
Chairman

BIE\CHAIRMAN\PS\S\1563\2013

پیغام

پیغمبروں کی سنت ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ [illegible] کے اصولوں کی روشنی میں زندگی گزارنے کا طریقہ نہ صرف لوگوں تک براہ راست پہنچاتے ہیں بلکہ اپنے عمل اور کردار سے رہتی دنیا تک کی آبادی کو بھی سکھاتے ہیں۔ چونکہ حقیقی اساتذہ بھی افراد کی تعلیم وتربیت کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں اس لئے معلمی کو پیشہ پیغمبری بھی کہا جاتا ہے۔ اسلام صرف ایک مذہب نہیں بلکہ ایک مکمل دین ہے جو احکام الٰہی کے مطابق زندگی گزارنے کے لئے فرد اور معاشرے کو مکمل رہنمائی فراہم کرتا ہے اس لئے علوم اسلامیہ کی تعلیم دینے والے اساتذہ تو بطور خاص اس تعریف پر پورے اترتے ہیں۔ علوم اسلامیہ کے اساتذہ جس طرح انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی سندھ کے تحت سیرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر موضوعات پر کانفرنسز، سیمینارز، مذاکرات، تربیتی نشستیں منعقد کررہے ہیں اور اس کے ذریعے قوم کی اصلاح وتربیت کا فریضہ انجام دے رہے ہیں وہ لائق تحسین وقابل تقلید ہے۔ اس کے علاوہ میں انجمن کی جانب سے تحقیقی مجلہ علوم اسلامیہ انٹرنیشنل کی مسلسل اشاعت کو بھی سراہنا چاہوں گا جس کے ضخیم شمارہ جات میں علوم اسلامیہ کے حوالے سے دیگر مضامین کے ساتھ انجمن کی جانب سے منعقد کیے جانے والی کانفرنسز اور سیمینار میں پڑھے جانے والے پرمغز مقالات کو بھی شامل اشاعت کیا جاتا ہے اور عوام الناس تک اس کی رسائی یقینی بنائی جاتی ہے۔ مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی سندھ علوم اسلامیہ کی ترویج کے لئے اپنی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے "خواتین کا مقام اور ان کے حقوق وفرائض سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں" کے عنوان سے صوبائی سطح پر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کانفرنس کا انعقاد کررہا ہے۔ آج آزادیٔ نسواں اور حقوق خواتین کی حمایت میں مختلف حلقوں کی طرف سے دلفریب اور خوش کن نعرے لگائے جارہے ہیں اس کے باوجود ہر سطح پر ان کے حقوق کی جس قدر پامالی ہورہی ہے اور مختلف طریقوں سے استحصال ہورہا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ تقریباً یہی کیفیت بعثت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت بھی تھی۔ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہی آکر عورتوں کو حقوق زیست عطا فرمائے، سماج میں مقام دلایا، خاندان کی ملکہ قرار دیا اور ان کی تعلیم وتربیت کی فضیلت بیان فرمائی۔ خاندانی اصول وقوانین کی پابندی، میاں بیوی، والدین واولاد کا ایک دوسرے کا احترام، باہمی مشورہ کے ذریعہ تمام امور کی انجام دہی، خاندان میں بیوی کے لئے ایک اہم اور مستقل حیثیت کا قائل ہونا، خواتین کی ضروریات اور جذبات کا احترام، دور جاہلیت کے ظالمانہ آداب ورسوم کے مقابلہ میں عورت کی حمایت، مذکورہ بالا امور کے بارے میں سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایسے مقتدر اصول ہیں جن پر عمل پیرا ہوکر ہی ہم سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق عورتوں کے حقوق وفرائض کا تعین کیا جاسکتا ہے۔ میں صدر انجمن پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی اور پروفیسر ڈاکٹر محمد مشتاق کلوٹہ و جملہ اساتذہ اور طلباء وطالبات کو اس اہم کانفرنس کے انعقاد پر دلی مبارکباد دیتا ہوں اور کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعا گو ہوں۔

(پروفیسر) انوار احمد زئی

چیئرمین

ابو عمار **زاہد الراشدی**

خطیب مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ

ڈائریکٹر الشریعہ اکادمی گوجرانوالہ

(www.alsharia.org)

• صدر مدرس: جامعہ نصرۃ العلوم، فاروق گنج، گوجرانوالہ

• سیکرٹری جنرل: پاکستان شریعت کونسل

• رئیس التحریر: ماہنامہ الشریعہ (پوسٹ بکس ۳۳۱) گوجرانوالہ

• رکن: صوبائی اتحاد بین المسلمین کمیٹی، حکومت پنجاب

Tel. +92 301 4904020 / +92 315 4219663 - Email: zrashdi@hotmail.com - Website: www.zahidrashdi.org

حوالہ ________ باسمہ سبحانہ ________ تاریخ ________

محترمی ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج گرامی؟

"مکالمہ بین المذاہب" کے بارے میں ششماہی "علوم اسلامیہ" کی خصوصی اشاعت موصول ہو گئی ہے، بے حد شکریہ!

بحمد اللہ تعالیٰ اس موضوع پر جامع اور متنوع مواد یکجا ہو گیا ہے اور مسئلہ کے تمام اہم پہلوؤں کا احاطہ ہو گیا ہے۔ اس کاوش پر ادارہ اور آنجناب کے رفقاء شکریہ اور تبریک کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر سے نوازیں، آمین یا رب العالمین۔

شکریہ! والسلام

زاہد الراشدی

۲۶-۸-۱۲ء

مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ

University of Karachi

Karachi - 75270, Pakistan

Prof. Malahat Kaleem Sherwani

Dean, Faculty of Arts

اسلامی تعلیمات اور خصوصاً آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ کی مثال سے ثابت ہے کہ خدا تعالیٰ نے 'عورت' کو اعلیٰ عزت وقار کا ایک ایسا مرتبہ عطا کیا ہے جو کسی اور دین نے نہیں دیا۔

انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی سندھ نے اپنی پانچویں سالانہ کانفرنس کا موضوع "مسلم خواتین کا مقام اور ان کے حقوق و فرائض سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں" منتخب کیا ہے جو انجمن منتظمین کی بصیرت انگیزی کا مظہر ہے۔ کیونکہ آج نام نہاد مذہبی ٹھیکیداروں نے 'خواتین کے حقوق' کے حوالے سے اسلامی تعلیمات کی بہت غلط تصویر بنائی ہے، جس نے صحیح اسلامی معاشرے کی نشوونما کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ کیونکہ بچوں کی تربیت اور کردار سازی خواتین کی ہی بنیادی ذمہ داری ہوتی ہے اور گھٹے ہوئے ماحول اور پابندیوں میں فکری دوری کی ماں اپنا کردار صحیح ادا نہیں کر سکتی۔

میں انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی سندھ کو مبارکباد پیش کرتی ہوں اور نہ صرف کانفرنس بلکہ اس کے تمام منصوبوں میں کامیابی کے لئے دعا گو ہوں۔

(پروفیسر ملاحت کلیم شیروانی)

رئیس کلیہ فنون

جامعہ کراچی

Generated by CamScanner from intsig.com

NATIONAL UNIVERSITY
of Computer & Emerging Sciences

FAST
Foundation for Advancement
of Science & Technology

Message for 5th Provincial SEERAT UN NABI Conference 2013 on
"Status of women's Rights & their Duties in the light of SEERAT E Tayyebah"
by Anjuman Asatizah Uloom e Islamia Colleges Sind.

Islam was the very first religion officially to grant the women a status hardly ever known before. The Holy Quran contains countless teachings, which employ both to both men and women. The ethical, religious and economic equality of males and females as taught and spread by Islam is undeniable. The specific verses from the Holy Quran, that address themselves to men and women, deal with either their physical dissimilarities or the purpose each of them needs to perform in guarding the moral fiber of the Islamic society. Islam has assigned a position of dignity and honor to woman through numerous regulations in the relationship between men and woman. These kinds of beneficent laws and regulations are essential for tranquility, comfort, bliss, continuation of the species and progress. The Holy Quran emphasizes that God in His perfect wisdom has formed all species in pairs, and thus men and women were created of the same species; as is said:

"[He is] Creator of the heavens and the earth. He has made for you from yourselves, mates, and among the cattle, mates; He multiplies you thereby. There is nothing like unto Him, and He is the Hearing, the Seeing." (Surat Ash-Shūrah: 11)

"O mankind, fear your Lord, who created you from one soul and created from it its mate and dispersed from both of them many men and women. And fear Allah, through whom you ask one another, and the wombs. Indeed Allah is ever, over you, an Observer." (Surat An-Nisā': 1)

"It is He who created you from one soul and created from it its mate that he might dwell in security with her. And when he covers her, she carries a light burden and continues therein. And when it becomes heavy, they both invoke Allah, their Lord," (Surat Al-'A'rāf: 189)

Therefore Islam deals with women in an in depth and extensive way in the context of her relationship with herself as part of humanity along with man as her companion and husband in the family. It is renowned that Islamic teachings are really attentive to the needs and rights of the less strong gender throughout her lifetime: as a mother daughter, wife, sister, and as a key member of the Islamic society.

Woman will never experience her natural honor as well as full privileges, freedom and liberties except underneath the protection of the heavenly and just laws of Islam. Islam is the true elevation of the status of women's status. Islam is a religion of peace revealed as a blessing by Allah The Most Beneficent and Omniscient, in contrast to man-made laws that stipulate artificial limitations, privileges, and monopolies. Islam is eternal and universal, for the entire humanity, men and women, rich and poor, the ruler and ruled, and strong and weak, regardless of whether white or black. They are all equal in the Sight of their Creator, Allah (The Almighty).

I am extremely happy to know that Anjuman Asatizah Uloom-e-Islamia Colleges Sind has conducted many seminars and SEERATUN NABI conferences for promoting Islamic Education in the country. I congratulate all the members and office bearers for their sincere efforts and selfless endeavors for achieving goals of ANJUMAN.

Dr. Aziz-ur-Rehman Saifee
Department of Sciences & Humanities
National University (FAST) Karachi.
Aziz.rehman@nu.edu.pk

اسلام میں باعصمت خواتین کی عزت وناموس کا عظیم تحفظ

سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں

ڈاکٹر سعید احمد صدیقی

پی۔ایچ۔ڈی۔ایم۔اے۔ایم،ایڈ۔ایل۔ایل۔بی

فاضل علوم اسلامیہ، فاضل عربی، فاضل اردو

ABSTRACT

Dr. Saeed Ahmed Siddiqi.

Islam provides great protection to the honour and glory of the modest women and if someone tries to harm her honour and glory, it threats him the painful anguish of this world and here after. Islam provides women their just right and declares an important and compulsory member of establishing the humanitarian building.

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ والسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسلِ

وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ اَمَّا بعد!

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي كَلَامِهِ المبين:

اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا

وَالْاٰخِرَةِ ۪ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۳﴾ (۱)

بے شک جولوگ باعصمت، برے کاموں سے بے خبر ایمان والی عورتوں پر

تہمت لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت دونوں میں لعنت کی گئی ہے اور ان

کے لئے بڑا سخت عذاب ہے۔

وُجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوزِ دروں
شرف میں بڑھ کے ثریا سے مشتِ خاک اس کی کہ ہر شرف ہے اسی درجہ کا درِّ مکنوں
مکالماتِ فلاطوں نہ لکھ سکی لیکن! اسی کے شعلے سے ٹوٹا شرارِ افلاطون

اگر ہم دنیا کے تمام مذاہب کا جائزہ لیں خواہ وہ آسمانی ہوں یا غیر آسمانی تو یہ ناقابل تردید حقیقت ہم پر روزِ روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ اسلام پہلا مذہب ہے جس نے عورتوں کا درجہ بلند کیا، اس کی مستقل حیثیت قائم کی، عورتوں کے حقوق متعین کئے، عورتوں کو اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دیا، اسلام نے عورتوں کو نعمت عظمیٰ قرار دیا اور ان کا ذکر خیر اور مدح کے ساتھ کیا۔

خصوصیت کے ساتھ اسلام میں باعصمت عورتوں کی عزت و ناموس کا عظیم تحفظ کیا گیا اور لطف یہ کہ اسلام نے باعصمت عورتوں کی عزت و ناموس کے بارے میں کفر اور اسلام کی بھی تمیز نہیں کی ہر ایک عصمت و پاکیزگی کے تحفظ کو لازمی جانا ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ (۲)

اور کافر عورتوں کی عزت وناموس کو اپنے قبضے میں نہ رکھو۔

عزت وناموس کو داغدار کرنے والوں کے لئے سخت سزا:

اسلام نے نہ صرف باعصمت عورتوں کی عزت و آبرو کا عظیم تحفظ کیا اور ان کا وقار قائم کیا بلکہ ان کی عزت و ناموس پر الزام لگانے والوں یا ان کی عزت و ناموس کو داغدار کرنے والوں اور ان پر تہمت لگانے والوں کی سخت پکڑ کی اور ان کو دنیا و آخرت دونوں جہانوں میں لعنت اور عذابِ عظیم کا مستحق قرار دیا، سورۂ نور کی آیت ۲۳ اس حوالے سے پاکیزہ دستور ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِى الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ ۪ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۳﴾ (۳)

بے شک جو لوگ ایسی پاک دامن عورتوں پر (زنا کی) تہمت لگاتے ہیں، جو (اسی باتوں سے) بے خبر ہیں اور ایمان رکھتی ہیں ایسے لوگ دنیا اور آخرت

دونوں میں ملعون ہیں اور قیامت میں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

اب آپ باعصمت و پاکیزہ عورتوں کی عزت و ناموس کا تحفظ ملاحظہ کریں کہ نہ صرف ان پر تہمت، جھوٹا الزام لگانے والوں کو سخت عذاب کی وعید سنائی گئی بلکہ تہمت لگانے والوں سے چار گواہ طلب کئے گئے (جن کی شرائط، جانچ پڑتال بہت سخت ہیں کہ جھوٹ کا احتمال نہ ہو) اور پیش نہ کرنے پر ان کو تین سزائیں سنائی گئیں۔

① فاسق

② مردودۃ الشہادہ

③ ان کو اسی ۸۰ کوڑے مارے جائیں۔

سورۂ نور کی آیت نمبر ۴ دیکھئے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّ لَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۙ (۴)

اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر (زنا کی) تہمت لگاتے ہیں اور پھر چار گواہ نہ لا سکیں تو ان کو اسی ۸۰ کوڑے لگاؤ اور ان کی شہادت کبھی قبول نہ کرو، ایسے لوگ فاسق ہیں۔

اسلام نے باعصمت عورتوں کا عظیم تحفظ کرتے ہوئے ان کی عصمت و پاکیزگی کو داغدار کرنے والوں کو فاسق قرار دے کر مسلم معاشرے میں ان کو ایک انتہائی گھٹیا مقام پر لا کھڑا کیا اور ان کے فسق و فجور کا علانیہ اظہار کیا۔

اسی طرح اس کی گواہی کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا گویا معاشرے کے ایک فرد کے لئے بھی بہت بڑی ذلت و رسوائی ہے کہ اس کی گواہی کو قبول نہ کیا جائے اور اس کی کسی بات کا اعتبار نہ کیا جائے۔

اس کے ساتھ ہی اس کو اسی ۸۰ کوڑے مارنے کی سخت جسمانی سزا بھی دیئے جانے کا حکم دیا تا کہ اس کو خود بھی عبرت ہو اور دوسروں کے لئے بھی نشانِ عبرت ہو۔

سرکار دو عالم ﷺ کی نگاہِ مبارک میں باعصمت عورتوں کی جو قدر و منزلت ہے اس کے ثبوت کے لئے آپ ﷺ کا یہ ارشادِ گرامی ایک عظیم سند کی حیثیت رکھتا ہے جو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں امام نسائی نے کتاب عشرتَ النساء، باب جب النسا آئے تحت ذکر کیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

دنیا میں مجھے عورتیں اور خوشبو عزیز ہیں اور نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔(۵)

قرآن کریم نے باعصمت بیویوں کے بارے میں اہل ایمان کو حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ (۶)

اوران کے ساتھ اچھی طرح رہو سہو۔

یعنی ان کا ہر طرح سے خیال رکھو۔

انسان کے اخلاق و کردار کا اصول و ضابطہ:

اگر ہم بنظر غائر سرکار دو عالم ﷺ کے ارشاداتِ گرامی ملاحظہ کریں تو یہ حقیقت کھل کر ہمارے سامنے آتی ہے کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے انسان کے اخلاق و کردار کا اصول و ضابط اپنی باعصمت بیوی کے ساتھ سلوک قرار دیا ہے کہ ایک اچھے اخلاق و کردار کا مالک شخص ہوسکتا ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ حسنِ سلوک کرے آپ ﷺ کا ارشاد گرامی امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مؤمنوں میں سے کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو اخلاق میں سب سے بہتر ہے اور تم میں سب سے اچھا وہ ہے جو اپنی عورتوں کے لئے بہتر ہے۔(۷)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی عورتوں کے لئے بہتر ہے۔(۸)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ ﷺ کا یہ فرمانِ مبارک نقل فرمایا ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی اُمت کو عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

عورتوں کے بارے میں خیر خواہی کی وصیت قبول کرو۔(۹)

لیکن آج سوئے قسمت اخلاق و کردار اور اخلاقی قدریں جن کی اسلام نے تعمیر کی آج وہ منہدم ہوتی جارہی ہیں بقول آغا شورش کاشمیری:

> قدریں مر رہی ہیں، عقیدے ڈوب چکے ہیں، اخلاق تباہ ہوگیا ہے۔ عزتیں بدگوؤں کے نرغے میں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی مسند پر شرعی اپسرائیں بیٹھ گئی ہیں۔قوم نے اعلیٰ درجے کے لوگ پیدا کرنے چھوڑ دیئے ہیں، اُن کی جگہ کوتاہ قامت لوگ تولد ہورہے ہیں اگر لیل و نہار اسی طرح رہے اور ہم نے قوم کے اخلاق و سیرت سے اغماض کیا تو آئندہ اس قوم میں بڑے لوگ پیدا ہونے بند ہوجائیں گے! بڑے لوگ ہمیشہ فکر پیدا کرتا اور علم قدرآور بناتا ہے، سیاست نہیں، جس کی کلغی لگا کر ہر بن پنچھلا رائے عامہ اشہب پر سوار ہے! ایک زمانے میں رسل نے کہا تھا کہ دنیا جس نہج پر جارہی ہے، وہ تباہی کا غار ہے، جو نسلیں اس طرح تیار ہوں گی، اُن کا پھل ایلوا کی طرح کڑوا ہوگا! رسل نے معاشرے کے اس مزاج کا تجزیہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ آئندہ نسلِ انسانی کے نصف باپ پادری ہوں گے، نصف صنعت کار۔(۱۰)

باعصمت عورت کی عزت وناموس قبل از اسلام:

قبل از اسلام عورت کی عصمت و ناموس کے حوالے سے انتہائی تکلیف دہ اور اس صنف نازک کے لئے انتہائی ذلت آمیز صورتِ حال تھی زندہ دفن کرنے، ستی ہونے اور ہوس کا نشانہ بنانے کو باعث فخر سمجھا جاتا اس صورتِ حال کا نقشہ کھینچتے ہوئے آغا شورش کاشمیری رقم طراز ہیں:

> اسلام سے پہلے تمام کرۂ ارضی پر عورت کو انسان کی ماں ہونے کے باوجود خیر نہیں شر کا سرچشمہ سمجھا جاتا تھا۔ یونانی کہتے تھے کہ آگ کے جلے اور سانپ کے ڈسے کا علاج ممکن ہے۔ لیکن نہیں تو عورت کے شر کا مداوا ممکن نہیں۔ افلاطون کا قول تھا کہ ذلیل و ظالم مرد عورتوں کے روپ میں بدل

جائیں گے۔ رومۃ الکبریٰ میں نوے لاکھ عورتوں کو محض اس لئے زندہ جلایا گیا کہ وہ شیطان کا آلہ کار ہیں۔ ایران میں بیوی اور بہن کے درمیان امتیاز نہ تھا۔ ہندوستان میں عورت کو قمار بازی کی شرط پر لگا دیا جاتا تھا۔ ایک ہی عورت کئی بھائیوں کی دھرم پتنی ہوسکتی تھی۔ خود عرب اپنی بیٹیوں کو زمین میں زندہ گاڑ دیتے تھے لیکن حضور سرور کائنات ﷺ کی بعثت کے بعد جب اسلام نے اپنا سفر شروع کیا تو عورت مرد کی باقاعدہ شریک سفر ہوگئی۔ حتیٰ کہ اس کو نصف کائنات کا درجہ حاصل ہوگیا۔ اللہ کی حکمتوں اور پیغمبر ﷺ کی فراستوں کے سامنے عقل سپر انداز ہوگئی۔ (۱۱)

عورت چونکہ تمدن انسانی کا مرکز ومحور اور باغ انسانی کی زینت ہے اس لئے اسلام نے اسے باوقار طریقے سے وہ تمام معاشرتی حقوق عطا کئے جن کی وہ مستحق تھی۔ اسلام نے عورت کو گھر کی ملکہ قرار دیا، دیگر اقوام وتہذیبوں کے برعکس اسے اپنا ذاتی مال اپنی ملکیت میں رکھنے کا حق دیا شوہر سے ناچاقی کی صورت میں خلع کا حق دیا۔ نکاح ثانی کرنے کی اجازت دی، وراثت میں اس کو اس کا حصہ دلایا اسے معاشرے کی قابل احترام ہستی قرار دیا اور اس کے تمام جائز قانونی، معاشی ومعاشرتی حقوق کی نشاندہی کی۔ (۱۲)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

> ہم زمانہ جاہلیت میں عورتوں کو کوئی شے نہیں سمجھتے تھے (یعنی معاشرہ میں اس کی کوئی حیثیت اور اہمیت نہیں تھی) مگر جب اسلام آیا اور اللہ تعالیٰ نے عورتوں کا خصوصی تذکرہ کیا تو پھر احساس ہوا کہ ہم پر عورتوں کا بھی حق ایسا ہی ہے جیسا کہ ہمارا ان پر حق ہے۔ (۱۳)

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ (۱۴)

اور عورتوں کا بھی حق ہے جیسا کہ مردوں کا ان پر حق ہے دستور کے موافق۔

حضور اقدس ﷺ کی تشریف آوری کے بعد دنیا میں انسانوں کے سامنے یہ بات کھولی گئی

کہ ان مراۃ الصالحہ کہا جو نیک عورت ہے وہ مومن مرد کا آدھا ایمان ہے اور عورت کی کئی حیثیتیں واضح کی گئیں۔فرمایا کہ انبیاء علیہ السلام کی جو ماں ہوسکتی ہیں، انبیاء علیہم السلام جن کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہیں وہ ناپاک کیسے ہوسکتی ہے اور وہ غیر اہم کیونکر ہوسکتی ہے چنانچہ قرآن مجید ہی کو اگر دیکھا جائے تو سورۂ آل عمران، سورۂ نساء، سورۂ مریم، سورۂ تحریم، سورۂ مجادلہ، سورۂ نور، سورۂ احزاب، اتنی سورتیں تو آپ کے اس خادم کو دیا ہیں کہ ان میں خواتین کے مسائل کے اوپر کھل کر اظہار فرمایا گیا، جناب محمد الرسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور انہوں نے عورت کی اہمیت کو اپنی دعوت کے ساتھ قائم کردیا، ملکی زندگی میں بھی اور مدنی زندگی کے اندر تو اس کے حقوق کو قانون کے شکنجے کے اندر ایسا جکڑ دیا کہ رہتی دنیا تک کوئی شخص اس کے حق کے اوپر ڈاکہ نہیں ڈال سکتا۔(۱۵)

عورت باعصمت دنیا کی حسین وجمیل چیز ہے:

باعصمت عورت اس کائنات کی سب سے قیمتی اور حسین وجمیل چیز ہے۔یہ وہ حقیقت ہے جس کا اظہار محسن کائنات ﷺ نے ان الفاظ میں فرمایا ہے:

الدنیا کلها متاع وخیر متاع الدنیا المراۃ الصالحة(۱۶)

• صنف نازک کی برتری کے لئے اس سے بڑی شہادت دنیا میں اب تک نہیں دی گئی، عورت کائنات کی سب سے محبوب چیز ہے انسان کی فطرت سلیمہ میں عورت کی صحبت سمودی گئی ہے اس دنیا کا سارا حسن وجمال عورت کے مقابلے میں ہیچ ہے خالق کائنات کا ارشاد ہے۔

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَاۤءِ (۱۷)

لوگوں کے لئے عورتوں کی محبت خواہش سنوار دی گئی ہے۔

آنحضرت نے عورت ذات سے اپنی محبت کا اظہار ان لفظوں میں فرمایا:

حبب الی النساء وجعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ(۱۸)

میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے اور میری فطرت میں عورت کی محبت ڈال دی گئی ہے۔

پھر وہ پیغمبر اسلام محمد ﷺ ہی کی ذات ہے جس نے ذلت وعار کے مقام سے اٹھا کر عورت کو عزت وعظمت کے اعلیٰ مقام تک پہنچا دیا اور شوہروں کو بتایا کہ نیک بیوی تمہارے لئے دنیا

میں سب سے بڑی نعمت ہے۔

آپ ﷺ کا اُسوۃ حسنہ:

آپ ﷺ نے عورتوں کی عزت کرنے والے کو شریف اور ان کی بے عزتی کرنے والے کو کمینہ ورذیل قرار دیا۔

ما اکرم النساء الا الکریم وما اھانھن الا اللئیم (۱۹)

عورتوں کی عزت وہی شخص کرتا ہے جو شریف ہو، اور ان کی بے عزتی وہی کرے گا جو کمینہ ہو۔

رہبر انسانیت، رسول خاتم، نبی آخر الزمان ﷺ کا اسوۂ حسنہ باعصمت خواتین کے تحفظ سے متعلق بالکل واضح ہے، آپ ﷺ نے تو ہر مؤمن کی عزت وآبرو دوسرے مؤمن کے لئے حرام کر دی کہ کوئی کسی صورت میں کسی کی عصمت وعفت و پاکیزگی و وقار کو داغدار نہیں کرسکتا، آپ ﷺ کا فرمان مبارک ہے:

مسلمان کی ہر چیز مسلمان پر حرام ہے، اس کا خون بھی، اس کا مال بھی اور اس کی عصمت وآبرو بھی۔(۲۰)

خواتین کے تحفظ سے متعلق ممتاز اسکالر ڈاکٹر خالد علوی رقم طراز ہیں:

آنحضور ﷺ کی شفقت ان تمام عناصر کے لئے تھی جو حفاظت واعانت کے محتاج تھے۔ ان میں سرفہرست خواتین تھیں۔ عورت اپنی طبعی نزاکت، جسمانی ساخت اور حیاتیاتی وظیفہ کے باعث ہمیشہ ظلم اور زیادتی کا شکار رہی ہے۔ جاہلی معاشروں میں نہ صرف اس کے حقوق پامال کئے گئے بلکہ اسے ظالمانہ ہوس کا نشانہ بھی بنایا گیا۔ عرب معاشرہ کوئی استثناء نہ تھا۔ ان کے ہاں بیوی، باندی اور بیٹی کی حیثیت سے عورت کا جو مرتبہ تھا وہ کوئی مخفی امر نہیں ہے۔ عربوں کے ہاں غیرت کا تصور عورت کی حفاظت کے حوالے سے تھا تو لوٹ مار اور جنگ وجدال کی صورت میں عورت ہی نشانہ بنتی تھی۔ خود ساختہ ضابطوں کے باعث عورت پابندیوں میں جکڑی ہوئی تھی۔ حضور

اکرم ﷺ نے اپنے طرزِ عمل اور اپنی تعلیمات سے نہ صرف اس کی حفاظت کی بلکہ اس کا مرتبہ بھی بلند کیا۔(۲۱)

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس نے دو لڑکیوں کی پرورش کی حتیٰ کہ وہ بالغ ہوگئیں وہ اور میں قیامت کے روز اس طرح آئیں گے اور آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو ملا دیا۔(۲۲)

عورت کو قدرت نے نازک طبعی سے نوازا ہے اس لئے اس کے ساتھ شفقت ومحبت کا برتاؤ ایک فطری امر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کا ہمیشہ خیال رکھا۔ اس نازک طبعی کو آپ ﷺ نے آبگینے سے تشبیہ دی۔ ایک سفر کے دوران جب انجشہ نے حدیٰ خوانی کی اور اونٹ تیز چلنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

رویدك یا انجشة لا تکسر القواریر (۲۳)

انجشہ دیکھنا آبگینے ٹوٹنے نہ پائیں۔

لیکن جدید دور کے افلاطون جب بیویوں کو لیڈی بنا کر شب خانوں کی رونقیں بڑھاتے ہیں تو پھر ان کا یہ شکوہ فضول ہے کہ فلاں مسز کو فلاں پتنگ کاٹ کر لے گیا اور فلاں دختر فرخندہ اختر نے اپنی مرضی سے سوئمبر کی رسم رچالی یا فلاں بی بی گھر سے صحیح سلامت نکلی تھی، لیکن لوٹ کر نہیں آئیں۔ ہمارے روگ تب ہی ٹل سکتے ہیں ہم محض نقالی نہ کریں۔ بلکہ اپنے معاشرہ میں توازن پیدا کریں اور عورت کو وہی درجہ دے دیں جس کی وہ مستحق ہے۔ اسے تصویر بنا کر ساتھ لئے پھرنے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا، بلکہ اس میں نقصان ہی نقصان ہے۔(۲۴)

۔ آپ ﷺ کا اسوۂ حسنہ باعصمت خواتین کی عصمت وناموس کے تحفظ کے حوالے سے بالکل واضح ہے آپ ﷺ نے تو ان پر تہمت لگانے کی وجہ سے سو سال کی عبادت ضائع ہونے کی وعد سنائی، جبکہ آپ ﷺ کی عام تعلیمات آپس میں پیار ومحبت، درگزر اور رحم وکرم کرنے کی تعلیم دیتا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِرحَمُوا مَنْ فِی الأرضِ یرحکم مَنْ فِی السَّمَاء (۲۵)

تم لوگ زمین کے رہنے والوں پر رحم کرو تو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

ایک دوسری حدیث میں ہے:

مَنْ لم یرحم النَّاس لم یرحم الله (۲۶)

جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا، اُس پر اللہ بھی رحم نہیں کرتا۔

کوئی مسلمان اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک سب کی بھلائی نہ چاہے۔

لا یومن احدکم حتی یحب للناس ما یحب لنفسہ، وحتی یحب المرء ولا یحبہ الا للہ (۲۷)

تم میں سے کوئی شخص اُس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا، جب تک دوسروں کے لئے وہی پسند نہ کرے، جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور جب آدمی کسی کو دوست رکھے تو اللہ کے لئے دوست رکھے۔

ایک دوسری حدیث کا ٹکڑا جس میں مسلمان ہونے کے لئے کئی شرطیں بتائیں گئی ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے:

واحبّ للناس ما تحب لنفسك تکن مسلماً (۲۸)

تم لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو تب مسلمان بنو گے۔

اور ظاہری بات ہے کہ کوئی بھی فرد خواہ مرد ہو یا عورت اپنے لئے کسی بھی صورت میں تہمت، الزام تراشی، جھوٹ پسند نہیں کرتا، اس لئے ہمارے پیارے نبی ﷺ نے اپنے فرامین مبارک کے ذریعے باعصمت خواتین کی عزت وناموس کو خوب خوب تحفظ عطا فرمایا اور کہا کہ پاک دامن مؤمن اور بے خبر عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا ہلاک کردینے والی باتوں میں سے ہے۔

آپ ﷺ کی اگر ہم تعلیمات کا خلاصہ پیش کریں تو شورش کاشمیری کے لفاظ میں کہیں گے:

> عورت ماں ہے، بیٹی ہے، بہن ہے اور بیوی ہے اس کے سوا عورت کا کوئی دوسرا مقام نہیں۔ جو لوگ اپنی نفسی خواہشات کو پروان چڑھانے کے لئے

انگریزی الفاظ کے ثقافتی ہتھکنڈوں کو استعمال کرتے ہیں اور فرینڈز جمع کرنے کے شوق میں تہذیب وثقافت اور ترقی وتعلیم کی بیساکھیوں کو لے کر چلتے ہیں۔ وہ اسلام کے صرف اتنے ہی قائل ہیں کہ اسلام کے نام پر انہیں ایک مسلمان سوسائٹی یا اسلامی مملکت میں دولت، اقتدار اور اس کی جڑواں شاخوں کا سایہ ملتا ہے۔ باقی سب غلط ہے۔ اس قسم کے لوگوں کو افتاد پڑنے پر چیخنا نہیں چاہئے۔ ان کا علم، رسول اللہ ﷺ کے علم سے زیادہ نہیں۔ جنہوں نے فرمایا کہ بیٹی جوان ہو تو باپ کو اس کے کمرے میں تنہا نہیں ہونا چاہئے۔ (۲۹)

عزت واحترام اور عصمت کا تحفظ:

معاشرے میں عورت کی عزت واحترام کو یقینی بنانے کے لئے اس کے حق عصمت کا تحفظ ضروری ہے۔ اسلام نے عورت کو حق عصمت عطا کیا اور مردوں کو بھی پابند کیا کہ وہ اس کے حق عصمت کی حفاظت کریں:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۭ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝ (۳۰)

(اے رسول مکرم!) مومنوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لئے پاکیزگی کا موجب ہے۔ اللہ اس سے واقف ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔

'فرج'' کے لغوی معنی میں تمام ایسے اعضاء شامل ہیں جو گناہ کی ترغیب میں معاون ہو سکتے ہیں، مثلاً آنکھ، کان، منہ، پاؤں اور اس لئے اس حکم کی روح یہ قرار پاتی ہے کہ نہ بری نظر سے کسی کو دیکھو، نہ فحش کلام سنو اور نہ خود کہو، اور نہ پاؤں سے چل کر کسی ایسے مقام پر جاؤ جہاں گناہ میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ ہو۔ (۳۱)

اس کے بعد عورتوں کو حکم ہوتا ہے:

وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا (۳۲)

اور (اے رسول مکرم!) مومنہ عورتوں سے کہہ دو کہ (مردوں کے سامنے آنے پر) وہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت و آرائش کی نمائش نہ کریں سوائے جسم کے اس حصہ کو جو اس میں کھلا ہی رہتا ہے۔

خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کا طرز عمل ایسے اقدامات پر مشتمل تھا جن سے نہ صرف عورت کے حق عصمت کو مجروح کرنے والے عوامل کا تدارک ہوا بلکہ عورت کی عصمت و عفت کا تحفظ بھی یقینی ہوا۔

ایک شخص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ میرے ایک مہمان نے میری ہمشیرہ کی آبروریزی کی ہے اور اسے اس پر مجبور کیا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے پوچھا اس نے جرم کا اعتراف کرلیا۔ اس پر آپ نے حد زنا جاری کر کے اسے ایک سال کے لئے فدک کی طرف جلاوطن کر دیا۔ لیکن اس عورت کو نہ تو کوڑے لگائے اور نہ ہی جلاوطن کیا کیونکہ اس فعل پر مجبور کیا گیا تھا۔ بعد میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کی شادی اسی مرد سے کردی۔ (۳۳)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کا واقعہ:

ایک شخص نے ہذیل کے کچھ لوگوں کی دعوت کی اور اپنی باندی کو لکڑیاں کاٹنے کے لئے بھیجا۔ مہمانوں میں سے ایک مہمان کو وہ پسند آئی اور وہ اس کے پیچھے چل پڑا اور اس کی عصمت لوٹنے کا طلب گار ہوا لیکن اس باندی نے انکار کر دیا۔ تھوڑی دیر ان دونوں میں کشمکش ہوتی رہی۔ پھر وہ اپنے آپ کو چھڑانے میں کامیاب ہوگئی اور ایک پتھر اٹھا کر اس شخص

کے پیٹ پر ماردیا جس سے اس کا جگر پھٹ گیا اور وہ مر گیا۔ پھر وہ اپنے گھر والوں کے پاس پہنچی اور انہیں واقعہ سنایا۔ اس کے گھر والے اسے حضرت عمر ؓ کے پاس لے کر گئے اور آپ ؓ سے سارا واقعہ بیان کیا۔ حضرت عمر ؓ نے معاملہ کی تحقیق کے لئے کچھ لوگوں کو بھیجا اور انہوں نے موقع پر ایسے آثار دیکھے، جس سے دونوں میں کشمکش کا ثبوت ملتا تھا۔ تب حضرت عمر ؓ نے فرمایا کہ اللہ نے جسے مارا ہے اس کی دیت کبھی نہیں دی جا سکتی۔ (۳۴)

باعصمت خواتین کی عزت وناموس کے تحفظ سے متعلق قرآنی آیات بینات:

(i) وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ (۳۵)

اوران کے ساتھ اچھی طرح رہو سہو۔

(ii) مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾ (۳۶)

جو شخص نیک اعمال کرے گا مرد ہو یا عورت اور وہ مومن بھی ہوگا ہم اس کو دنیا میں پاک اور آرام کی زندگی سے زندہ رکھیں گے اور آخرت میں ان کے اعمال کا نہایت اچھا صلہ دیں گے۔

(iii) اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۠ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۳﴾ (۳۷)

جو لوگ پرہیز گار اور برے کاموں سے بے خبر اور ایمان دار عورتوں پر بدکاری کی تہمت لگاتے ہیں ان پر دنیا وآخرت (دونوں) میں لعنت ہے۔ اوران کو سخت عذاب ہوگا۔

(iv) وَ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّ لَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۴﴾ (۳۸)

اور جو لوگ باعصمت عورتوں پر بدکاری کا عیب لگائیں اور اس پر چار گواہ نہ لائیں تو ان کو اسی ۸۰ دُرّے مارو اور کبھی ان کی شہادت قبول نہ کرو اور یہی لوگ بدکردار ہیں۔

(V) وَ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا ﴿۵۸﴾ (۳۹)

اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسے کام (کی تہمت سے) جو انہوں نے نہ کیا ہو ایذا دیں تو انہوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھا۔

(Vi) وَ مَنْ یَّكْسِبْ خَطِیْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ یَرْمِ بِهٖ بَرِیْٓــٴًـا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا ﴿۱۱۲﴾ (۴۰)

اور جو شخص کوئی قصور یا گناہ تو خود کرے لیکن اس سے کسی بے گناہ کو متہم کردے تو اس نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھا۔

(Vii) فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَاۤ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ (۴۱)

تو ان کے پروردگار نے ان کی دعا قبول کر لی (اور فرمایا) کہ میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو مرد ہو یا عورت ضائع نہیں کرتا تم ایک دوسرے کی جنس ہو۔

(Viii) وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَ مَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۷۲﴾ (۴۲)

خدا نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے بہشتوں کا وعدہ کیا ہے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں (وہ) ان میں ہمیشہ رہیں گے اور بہشت ہائے جاودانی میں نفیس مکانات کا (وعدہ کیا ہے) اور خدا کی رضا مندی تو سب سے بڑھ کر نعمت ہے یہی بڑی کامیابی ہے۔

(ix) مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾ (۴۳)

جو شخص نیک اعمال کرے گا مرد ہو یا عورت اور وہ مومن بھی ہوگا ہم اس کو (دنیا میں) پاک (اور آرام کی) زندگی سے زندہ رکھیں گے اور آخرت میں ان کے اعمال کا نہایت اچھا صلہ دیں گے۔

(x) وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ (۴۴)

اور (باعصمت، پاک دامن وہ ہیں) جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

(xi) وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۖ وَ لَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۖ وَ لَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ۚ وَ تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾ (۴۵)

اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی آرائش (یعنی زیور کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دیا کریں مگر جو ان میں سے کھلا رہتا ہو۔ اور اپنے سینوں پر اوڑھنیاں اوڑھے رہا کریں اور اپنے خاوند اور باپ اور خسر اور بیٹیوں اور خاوند کے بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں اور اپنی (ہی قسم کی)